مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الآیة)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

ہر خاص وعام کے لیے انتہائی مفید



تالیف

مولانا ثناء اللہ حقانی

مدرس جامعۃ الصالحات للبنات و مدرسہ مظاہر العلوم بنارس کراچی

فاضل جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جمع وترتیب

بنت مراد علی

معلمہ جامعۃ الصالحات للبنات بنارس کراچی

فاضلہ جامعۃ السعدیہ للبنات منگھوپیر روڈ کراچی

تحفظِ ختمِ نبوت

اور

ہماری ذمہ داری

تالیف

مولانا ثناء اللہ حقانی

مکتبہ مُقدّسیہ
0343-6460006

نامِ کتاب: تحفظِ ختمِ نبوت اور ہماری ذمہ داری

تالیف: مولانا ثناء اللہ حقانی

ناشر: مکتبہ مُقدَّسیہ، مین باچا خان چوک، نزد رحمٰن ہسپتال، بنارس، کراچی

سنِ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ - مارچ 2022ء

کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ مُقدَّسیہ، فون نمبر: 0343-6460006

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب مدظلہٗ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی)

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، أما بعد:

مؤرخہ 26/رجب المرجب 1443ھ مطابق 28/فروری 2022ء بروز پیر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش کراچی میں نوجوان عالم دین مولانا ثناء اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ موصوف جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور جامعۃ الصالحات للبنات وجامعہ مظاہر العلوم پٹھان کالونی بنارس سائٹ ٹاؤن کے مدرس ہیں، صوبہ خیبر پختون خوا کے مردم خیز ضلع تورغر دارالسلام کے بسی خیل قبیلہ سے تعلق کی بنا پر الحمد للہ قابل اور ذی استعداد عالم ہیں۔

موصوف نے ''تحفظِ ختمِ نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے نام سے ایک مختصر مگر اہم عنوان پر مشتمل رسالہ ترتیب دیا ہے۔ یہ مؤلف کی پہلی تحریری کاوش ہے، جس میں انہوں نے بالکل ابتدائی، بنیادی اور اہم معلومات جمع کی ہیں۔

موصوف کی خوش نصیبی کہ اس موقع پر انہوں نے دفتر میں شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور خطیبِ ختمِ نبوت حضرت مولانا قاضی احسان صاحب سے بھی شرفِ ملاقات حاصل کی اور حضرات نے رسالہ پر بھی نظر ڈالی۔ اس ملاقات کو اللہ تعالیٰ

مؤلف کے لیے نیک فال ثابت فرمائے۔ مؤلف موصوف کے برادرانہ حکم واصرار پر کچھ الفاظ تحریر کیے، اگرچہ خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا ہوں۔ اختصار، عنوانات کی کثرت، بنیادی معلومات، سادہ اسلوبِ تحریر، عاشقانہ انداز اس رسالہ کی اہم خوبیاں ہیں۔ اس بنا پر یہ رسالہ عوام وخواص، طلبہ وعلماء کرام، کاروباری اور تعلیم یافتہ ہر طبقہ کے لیے مفید ہے۔ اس سے معلومات میں بھی اضافہ ہوگا، جذبات بھی تازہ ہوں گے اور ذمہ داری کا احساس بھی ہوگا۔

اُمید ہے ہر عاشقِ رسول مسلمان اس رسالہ سے اپنی ایمانی حرارت کو جلا بخشے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مؤلف کے جذبۂ عشقِ رسالت اور زورِ قلم کو اور زیادہ کرے، مزید ترقی عطا فرمائے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار بنادے، آمین یا رب العالمین! بحرمة النبي الكريم خاتم النبيين صلى الله عليه وآله وسلم۔

عبدالحی مطمئن

خادمِ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

3/شعبان المعظم 1443ھ مطابق 7/مارچ 2022ء

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت

پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفٰى وسلامٌ علٰى عباده الذين اصطفٰى، أما بعد:

مقدمہ

عقیدہ کی تحقیق:

قادیانیوں کے عقائد بیان کرنے سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عقائد پر کفر وایمان اور آخرت کی نجات وعذاب کا مدار ہے۔

عقائد ہی اصل دین وایمان ہے، بلکہ ایمان کہتے ہیں عقائد وتصوّرات کو۔

آخرت کی نجات وکامیابی، فوز وفلاح (کامیابی وترقی) ایمان پر منحصر ہے، نہ کہ اعمال پر۔

اعمالِ صالحہ دین کی فرع ہے، اصلِ دین واساسِ (بنیاد) اسلام ''عقائد'' ہے۔

جیسے: درخت کی بقاء فروع سے نہیں، بلکہ اصول سے ہے۔ شاخ، پتوں، ٹہنیوں سے درخت قائم نہیں ہے، بلکہ جڑوں سے قائم ہے۔

اسی طرح انسان کے اعضاء آنکھ، ناک، ہاتھ، پاؤں یہ سب فرع ہے، اصل انسان کا قلب ہے۔ اگر دل کی حرکت بند ہو جائے تو انسان مر جاتا ہے، کیونکہ یہ اصل ہے، لیکن اگر اعضاء کٹ جائیں، بازو، ٹانگ وغیرہ وغیرہ، تو انسان مرتا نہیں ہے، اس لیے کہ یہ فرع ہے۔

سبق نمبر:1

مسلمانوں کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے پیغمبر کی دو قسمیں ہیں:

1: نبی

2: رسول

نبی

وہ پیغمبر جو کسی پرانے نبی کی کتاب پر عمل کرے یا اُسے نئی شریعت دی گئی ہو۔

رسول

وہ پیغمبر جسے نئی شریعت اور نئی کتاب دی گئی ہو۔

دنیا میں ''ایک لاکھ چوبیس ہزار''(1,24,000) کم وبیش انبیاء گزرے ہیں جن میں شریعت لانے والے رسول ''تین سو پندرہ'' ہیں۔(بحوالہ ختمِ نبوت کی حقیقت، صفحہ:106)

ختمِ نبوت سے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی تعداد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہو چکی ہے، اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا.

قادیانیوں کا عقیدہ

قادیانی نبوت کی تین اقسام مانتے ہیں:

1:۔تشریعی

2:۔غیر تشریعی

3:۔ظلّی/ بروزی/ امتی

تشریعی

یعنی شریعت کے ساتھ جو نبوت ملتی ہے۔

غیر تشریعی

بغیر شریعت کے جو نبوت ملتی ہے۔

ظلّی نبوت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے جو نبوت ملتی ہے، وہ ظلّی نبوت ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی ظلّی نبی ہے۔(بحوالہ کلمۃ الفصل،صفحہ:112)

اب قادیانیوں سے یہ سوال ہے کہ!!!

ہمیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے ایک بھی دلیل بتائیں جس سے پتہ چلے کہ تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے اور ظلّی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

ختمِ نبوت کا معنی اور مطلب

اللہ ربُّ العزت نے سلسلۂ نبوت کی ابتداء سیّدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر فرمائی، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخرالانبیاء ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔

اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدۂ ختمِ نبوت کہا جاتا ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت

ختمِ نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریاتِ دین میں شمار کیے گئے ہیں اور عہدِ نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تاویل اور تخصیص کے ''خاتم

النّبیّین“ ہیں۔

(الف)

قرآن مجید کی ایک سو(100) آیاتِ کریمہ سے ختمِ نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔

(ب)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسو(200) احادیثِ مبارکہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے، جس میں احادیثِ متواترہ بھی شامل ہیں۔

(ج)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ مدّعیِ نبوت کو قتل کیا جائے۔(بحوالہ آئینہ قادیانیت،صفحہ:28،29)

(د)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ حیات میں اسلام کے تحفظ ودفاع کے لیے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد دوسوانسٹھ(259) ہے۔(بحوالہ رحمۃٌ للعالمین،جلد:2،صفحہ:213،قاضی سلمان منصور پوریؒ)

اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ ودفاع کے لیے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی تعداد بارہ سو(1200) ہے، جن میں سے سات سو(700) قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔(بحوالہ ختمِ نبوت کامل،صفحہ:304، حصہ سوم از مفتی محمد شفیع عثمانی۔مرقاۃ المفاتیح،جلد:5،صفحہ:24)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کل کمائی اور گراں قدر اَثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لیے جامِ شہادت نوش کر گئی۔

اس سے ختمِ نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ انہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ملاحظہ ہو:

''حبيب بن زيد ... الأنصاري الخزرجي... هو الذي أرسله رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى مسيلمة الكذاب الحنفي صاحب اليمامة ، فكان مسيلمة إذا قال له أتشهد أن محمدا رسول الله؟ قال: نعم! وإذا قال: أتشهد أني رسول الله؟ قال: أنا أصم لا أسمع، ففعل ذٰلك مراراً، قطعه مسيلمة عضوا عضوا، فمات شهيدا.''

ترجمہ: ''حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے قبیلہ بنوحنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! مسیلمہ نے کہا کہ: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ: میں بہرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا۔ مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا، حتیٰ کہ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُن کو شہید کر دیا گیا۔''

اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسئلہ ختمِ نبوت کی عظمت و اہمیت سے کس طرح والہانہ تعلق رکھتے تھے۔ (بحوالہ آئینہ قادیانیت، صفحہ:30)

حدیث مبارکہ

''عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ.'' (بحوالہ ابوداؤد، جلد:2،صفحہ:595۔ ترمذی، جلد:2،صفحہ:45)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''عنقریب میری اُمّت میں تیس (30) جھوٹے ہوں گے، وہ سب یہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النّبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

ان تیس (30) جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا قادیانی کی شکل میں نمودار ہوا۔

مرزا قادیانی کا تعارف

نسب

مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنا نسب بیان کرتا ہے، کہتا ہے کہ میرا نام غلام احمد، باپ کا نام غلام مرتضیٰ، اور دادا کا نام عطاء محمد۔

تاریخِ ولادت/ مقامِ پیدائش

مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے مشرقی پنجاب میں ضلع گورداس پور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔

خود کہتا ہے کہ میری پیدائش اٹھارہ سو اُنتالیس (1839ء) یا اٹھارہ سو چالیس (1840ء) میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ (بحوالہ کتاب البریّہ، صفحہ:146۔ خزائن، جلد:13، صفحہ:177)

خود اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہوئے تھے۔ (بحوالہ سیرت المھدی جلد:1،صفحہ:156، روایت نمبر:15،طبع جدید)

غیر محرم عورتوں سے کام لینا مرزا کے لیے جائز تھا، چنانچہ لکھا ہے:

''مرزا کے پاؤں دبانے والی عورت کا نام (بھانو) تھا، اس کے لیے غیر محرم عورتیں خدمت کیا کرتی تھیں اور ان کے کمرے کا پہرہ بھی دیا کرتی تھیں، پہرہ دینے والی عورت کا نام ''مائے رسول'' اور ''اہلیہ بابو شاہ دین'' تھا۔ (بحوالہ سیرت المہدی، جلد:1،صفحہ:795، روایت:786،طبع جدید،2008ء)

وفات:

26رمئی 1908ء کو لاہور میں ہیضہ کی بیماری سے وقتِ بیت الخلاء میں وفات ہوئی اور پھر قادیان شہر میں دفن کیے گئے۔ (بحوالہ سیرت المہدی، جلد:1،صفحہ:11، بروایت:12،طبع جدید،2008ء)

قادیانیوں کے خلیفہ

اس کا پہلا خلیفہ ''حکیم نور الدین'' 1914ء تک رہا، اس کے بعد ''مرزا بشیر الدین محمود احمد'' 1965ء تک رہا، اس کے بعد 1982ء تک ''مرزا ناصر'' خلیفہ رہا، پھر اس کے بعد 2003ء تک ''مرزا طاہر احمد'' خلیفہ رہا اور اب 2003ء سے لے کر ''مسرور احمد'' پانچواں خلیفہ چل رہا ہے۔

مرزا غلام احمد کی بیوی

قادیانی لوگ مرزا غلام احمد کی بیوی کو اُمّ المؤمنین کہا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی نے گھر کی حفاظت کے لیے ایک کتا رکھا تھا، وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا۔ (بحوالہ سیرت المہدی،صفحہ:298،حصّہ سوم، روایت نمبر:957)

مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمتگار

خاص خدمت گار غیر محرم عورتیں ہوتی تھیں، ڈاکٹر نور محمد لاہوری کی بیوی ڈاکٹری کے نام سے مشہور تھی، وہ مدّتوں قادیان آکر مرزا کی خدمت کرتی تھی۔ (بحوالہ سیرت المہدی، حصہ سوم، صفحہ:126، روایت:686)

غیر محرم لڑکیوں کو گھر میں رکھ کر ان کی شادیوں کا بندوبست کرتے تھے۔ (بحوالہ سیرت النبی صفحہ:259، حصّہ اوّل، روایت:268)

قادیانیوں کے چند عقائد جو ان کی کتابوں سے ماخوذ ہیں

مندرجہ ذیل قادیانیوں کے چند عقائد ذکر کرتے ہیں، جو ان کی اپنی ہی کتابوں سے اخذ کیے ہیں:

نمبر:1

شہادۃ القرآن، صفحہ:84، خزائن، جلد:6، صفحہ:38 پر تحریر کرتے ہیں کہ انگریز کی اطاعت خدا کی اطاعت کی طرح فرض ہے۔ (معاذ اللہ)

نمبر:2

لکھتے ہیں کہ جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے تو اس کو یہ عقیدہ لازمی رکھنا ہوگا کہ جہاد قطعی حرام ہے۔ (بحوالہ ضمیمہ رسالہ جہاد، صفحہ:6۔ خزائن، جلد:17، صفحہ:28)

نمبر:3

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی بعینہٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ خطبہ الہامیہ، صفحہ:117، خزائن، جلد:16، صفحہ:269، 258)

نمبر:4

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مرزا افضل الرسل ہے۔(معاذ اللہ)

نمبر:5

کہتے ہیں کہ آسمان سے کئی تخت اُترے،لیکن سب سے اونچا تخت مرزا کا بچھایا گیا تھا،یعنی تمام انبیاء سے اپنے آپ کو افضل مانتا ہے۔(بحوالہ ملفوظات،جلد:3،صفحہ:270)

نمبر:6

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جو لوگ قادیان نہیں آئے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔

(بحوالہ انوارِ خلافت،صفحہ:117)

نمبر:7

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ اسلام وہی ہے جو مرزا کہے،مسلمان وہی جو مرزا کو مانے۔

(بحوالہ اخبار الفضل،قادیان،جلد:2،صفحہ:85،مؤرخہ:31دسمبر1914ء)

نمبر:8

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ''

(سورۂ بنی اسرائیل،آیت نمبر:1)

کہ یہاں مسجدِ اقصیٰ سے مراد مرزا غلام احمد کی مسجد ہے جو قادیان میں بنائی گئی ہے۔(بحوالہ خطبہ الہامیہ،صفحہ:21،خزائن،جلد:16،ص:21)

نمبر:9

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جو قادیانیوں کو نہیں مانتے وہ پکّے کافر ہیں، ان کو مرزائیوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا اور ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے ہیں۔ (بحوالہ اخبار پیغامِ صلح، جلد:49، صفحہ:240، مؤرخہ:3/اگست 1936ء)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں مرزا کے عقائد

نمبر:1

لکھتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ کم تدبّر والے تھے، جیسے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (نعوذ باللہ)

نمبر:2

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)۔ (بحوالہ ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:120، خزائن، جلد:21، صفحہ:285)

نمبر:3

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جو میری جماعت میں داخل ہوگیا، وہ دراصل صحابہ کرامؓ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔ (بحوالہ خطبہ الہامیہ، طبع:1، صفحہ:117، خزائن، جلد:16، صفحہ:258، 259)

سبق نمبر:2

کلمۂ شہادت کی طرح عقیدۂ ختمِ نبوت بھی ایمان کا جزء ہے

کلمۂ شہادت کی طرح عقیدۂ ختمِ نبوت بھی ایمان کا جزء ہے، جس طرح کہ فرمایا گیا ہے:

”إذا لم يعرف الرجل أن محمدا صلى الله عليه وسلم آخر الأنبياء فليس بمسلم، لأنه من الضرور يات.“

ترجمہ: ”جب تک آدمی یہ نہ جانتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے، اس لیے کہ یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔“

تبلیغِ اسلام و ختمِ نبوت

پہلے ادیان میں انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لایا کرتے تھے، اس وقت تبلیغِ دین کا کام انبیاء کرام علیہم السلام کے ذمّے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اللہ رب العزت نے نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا تو اب دین کی اشاعت کا جو کام انبیاء کرام علیہم السلام کو کرنا تھا، اب وہ کام اُمّت کے ذمے لگا دیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی نیا نبی اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آئے گا، ورنہ تبلیغ کا کام اُمّت کے حوالے نہ کیا جاتا، لہٰذا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کو نہیں آنا اور ختمِ نبوت کے صدقہ میں اُمّت کو تبلیغِ دین اور اشاعت کا کام ملا، اس نقطہ سے دیکھا جائے تو دنیا میں ہر تبلیغی بھائی ختمِ نبوت کی دلیل ہے۔

عالمِ ارواح ہو یا عالمِ دنیا، عالمِ برزخ ہو یا عالمِ آخرت، سیّدنا آدم علیہ السلام کی خلقت ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و معراج کا سفر ہو یا حجۃ الوداع کا سفر ہو یا

مدارس، تبلیغِ دین ہو یا تعلیمِ قرآن ہو۔

غرض اوّل سے آخر تک، خاک سے افلاک تک ہر دور میں ختمِ نبوت کی صداقت اور بہاریں نظر آتی ہیں۔

قرآن کریم نے جہاں خدا کی توحید اور قیامت کے عقیدے کو ہمارے ایمان کا جزء لازم ٹھہرایا تو وہاں تمام انبیاء کی نبوت اور رسالت کا اقرار کرنا بھی ایک اہم جزء قرار دیا ہے۔

اب قرآن کو اوّل سے آخر تک دیکھ لیجئے! جس جگہ کسی حکم کو ہمارے لیے ماننا لازمی قرار دیا ہو تو صرف پہلے انبیاء کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح کیا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی اور نبی کو بھیجنا تھا تو قرآن میں ضرور فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے نبی کو بھی ماننا ضروری ہے۔

لیکن قرآن میں کسی جگہ کہیں کوئی ذکر نہیں ہے، ہر جگہ ''مِنْ قَبْلِكَ'' کا ذکر آیا ہے، کسی جگہ ''مِنْ بَعْدِكَ'' نہیں آیا ہے۔ وہ آیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی آیت:

''وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر: 4)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں ان چیزوں پر جو نازل کی گئیں آپ پر اور جو نازل کی گئیں آپ سے پہلے کی طرف اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

دوسری آیت:

''قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ '' (سورۂ مائدہ، آیت نمبر:59)

ترجمہ:''کہو کہ: اے اہلِ کتاب! تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو سوا اس کے کہ ہم خدا پر اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اس پر اور جو پہلے نازل ہوئی اُن پر ایمان لائے ہیں اور تم میں اکثر بدکار ہیں۔''

تیسری آیت:

''لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا''

(سورۃ النساء، آیت نمبر:162)

ترجمہ:''مگر جو لوگ ان میں سے علم میں پکے ہیں اور جو مؤمن ہیں وہ اس پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پہلے نازل ہوئی سب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور روزِ آخرت کو مانتے ہیں، ان کو ہم عنقریب اجرِ عظیم دیں گے۔''

چوتھی آیت:

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:136)

ترجمہ:''اے مومنو! ایمان لاؤ خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر آخر الزماں پر نازل کی ہے اس پر اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر، اور جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں

اور اس کے پیغمبروں اور روزِ قیامت سے انکار کرے وہ راستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔''

پانچویں آیت:

''اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّھُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاکَمُوۡۤا اِلَی الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ یَّکۡفُرُوۡا بِہٖ ؕ وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّضِلَّھُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:4)

ترجمہ: ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں، حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے انکار نہ کرے اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے۔''

چھٹی آیت:

''وَلَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔'' (سورۃ الزمر، آیت نمبر:65)

ترجمہ: ''اور تحقیق وحی بھیجی گئی ہے تمہاری طرف اور ان کی طرف جو تم سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم ہو جاؤ گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔''

ساتویں آیت:

''کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ''

(سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر:3)

ترجمہ: ''اسی طرح وحی کی جاتی ہے تمہاری طرف جس طرح تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی کی جاتی، اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

احادیثِ مبارکہ

حدیث مبارکہ نمبر:1

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''کنتُ أول النبّيين في الخلق وآخرهم في البعث.''

(بحوالہ مسند شامین للطبرانی، حدیث نمبر:2600، ابن کثیر، صفحہ:48، جلد:8)

ترجمہ: ''میں سب سے پہلے ہوں نبیوں میں پیدائش کے اعتبار سے اور بعثت کے اعتبار سے تمام نبیوں کے آخر میں ہوں۔''

حدیث مبارکہ نمبر:2

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إني عند الله مكتوب خاتم النبيّين وإن آدم لمُنجدلٌ في طينته.'' (بحوالہ مشکوٰۃ، صفحہ:513، مسند احمد، جلد:4، صفحہ:127)

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام اپنی گُندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔''

حدیث مبارکہ نمبر:3

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''بين كتفي آدم مكتوب محمد رسول الله خاتم النبيّين.''

(بحوالہ خصائص الکبریٰ، صفحہ:19، جلد:1، وابن عساکر)

ترجمہ: ''آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

حدیث مبارکہ نمبر:4

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''بين كتفيه خاتم النبوّة وهو خاتم النبيّين.''

ترجمہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔'' (بحوالہ شمائل ترمذی، صفحہ:2)

حدیث مبارکہ نمبر:5

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام ہند مقام میں اُترے تو بوجہ تنہائی ان کو وحشت ہوئی تو اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا، وہ اذان دینے لگے تو جب جبرائیل علیہ السلام نے '' أشهد أن محمدا رسول الله'' کہا تو آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ: یہ کون ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ: یہ خاتم النبیین ہیں۔''

(بحوالہ ابن عساکر، صفحہ:455، جلد:1، حدیث نمبر:32، 129)

حدیث مبارکہ نمبر 6

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میری اور تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی گھر بنائے اور اسے مکمل کردے، مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے اور وہ ایک اینٹ میں ہوں، میں آیا تو اس کو مکمل کر دیا۔''

(بحوالہ تفسیر الدر المنثور، صفحہ:63، جلد: عربی 12)

عالم برزخ میں ختمِ نبوت کا تذکرہ

ابن ابی الدنیا حضرت تمیم الداری طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ: جب فرشتے منکر نکیر قبر میں مردے سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہے گا:

''ربي الله وحدهٗ لاشريك له ، الإسلام ديني محمد نبينا وهو خاتم النبيّين ، فيقولان: صدقتَ.'' (بحوالہ تفسیر الدر المنثور، جلد:2، صفحہ:165)

عالمِ آخرت میں ختمِ نبوت کا تذکرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث ہے، جس میں ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ حساب شروع ہو جائے تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری سفارش کریں، تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ خاتم النبیین ہیں۔۔۔۔۔ الخ۔'' (بحوالہ صحیح البخاری، جلد:2، صفحہ:685، صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:111)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمت۔'' (بحوالہ منتخب کنز العمال پر حاشیہ، مسند احمد جلد:2، صفحہ:391)

سبق نمبر: 3

عقیدہ ختمِ نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع

مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کا حکم دیا، اس کو اور اس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر قتل کیا، قتل کی وجہ صرف دعوائے نبوت تھا۔

افسوس! آج ہمارے مسلمانوں کو اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ قادیانی کتنے سخت کافر ہیں اور ہم مسلمان ہونے کا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ دعوائے نبوت کرنے والے سے جہاد کرنے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع تھا۔

''عقیدہ ختمِ نبوت پر اجماعِ امت

ملّا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''دعوى النبوّة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفرٌ بالإجماع.'' (بحوالہ الفقہ الاکبر،صفحہ:150)

''یعنی دعوائے نبوت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کفر ہے۔''

علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر قرآن مجید ناطق ہے اور احادیث نبوی اس کی وضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔

پس اس کے خلاف مدعی کافر ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ (بحوالہ روح المعانی، جلد:22، صفحہ:41، تفسیری آیت نمبر:40)

قاضی عیاضؒ نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ عبد الملک ابن مروان کے وقت میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وقت کے علماء نے قتل کا فتویٰ دیا اور اس کو قتل کر دیا تھا۔ (بحوالہ شرح الشفاء، جلد:2، صفحہ:534، طبع بیروت 2001ء)

عقیدہ ختمِ نبوت کے بارے میں قرآن وحدیث واجماعِ اُمت کے دلائل

دلیل نمبر:1

عقیدہ ختمِ نبوت قرآن کی ننانوے آیات سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر:2

عقیدہ ختمِ نبوت دوسو دس سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر:3

تواتر سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر:4

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع اور اُمت کے اجماع سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر:5

اس پر اُمت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔

دلیل نمبر:6

عقیدہ ختمِ نبوت کی وجہ سے قرآن مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔

سبق نمبر:4

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمان کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب دے سکے، بلکہ صحیح و سالم آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور قربِ قیامت میں زمین پر تشریف لائیں گے۔

یہود کا عقیدہ:

یہود کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دے کر قتل کر دیا گیا۔

آیتِ مبارکہ:

''وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا''

(سورۃ النّساء، آیت نمبر:157)

ترجمہ: ''اور یہ کہنے کہ سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر تھے قتل کر دیا ہے اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا، بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیرویِ ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔''

عیسائیوں کا عقیدہ:

عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھنے سے قتل ہو گئے، پھر زندہ ہو کر آسمان پر اُٹھا

لیے گئے۔

قادیانیوں کا عقیدہ:

عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا، لیکن اس سے وہ قتل نہیں ہوئے بلکہ صرف زخمی ہوئے اور پھر کشمیر میں ستاسی 87 سال کی عمر میں وفات پائی۔

مسلمانوں کے دلائل

قرآن مجید کی بہت سی آیتیں دلیل ہیں:

آیت مبارکہ نمبر:1

''اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ''

(سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:55)

ترجمہ: ''اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تمہیں کافروں کی صحبت سے پاک کردوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا، پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آ ؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کردوں گا۔''

آیت مبارکہ نمبر:2

''وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا''

(سورۃ النّساء، آیت نمبر:157)

ترجمہ:''اور یہ کہنے کہ سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر تھے قتل کر دیا ہے اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا، بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروئ ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔''

آیت مبارکہ نمبر:3

''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:158)

ترجمہ:''بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔''

مسلمانوں کے دلائل احادیث مبارکہ سے

بہت ساری احادیث مبارکہ بھی ہماری دلیل ہیں:

حدیث مبارکہ نمبر:1

''عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ اَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِن مِّنْ

أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴾'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً عیسیٰ ابن مریم آسمان سے تمہارے درمیان اُتریں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے (یعنی اس کو پالنا اور کھانا مطلق حرام وممنوع اور اس کو مار ڈالنا مباح کر دیں گے) جزیہ کو اُٹھا دیں گے، (ان کے زمانے میں) مال کی فراوانی ہوگی، یہاں تک کہ کوئی اس کا خواہشمند نہ رہے گا اور اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ (اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ: اگر تم اس بات میں کوئی شک وشبہ رکھتے ہو اور دلیل حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴾ یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے گا۔

حدیث مبارکہ نمبر: 2

''عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قا ل: قا ل رسول الله صلى الله عليه وسلم: ينزل عيسى بن مر يم إلى الأرض فيتزوج و يولد له ويمكث خمسا وأربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبري فأقوم أنا وعيسى بن مر يم في قبر

واحد بین أبي بکر وعمر.'' (رواہ ابن الجوزي في کتاب الوفاء)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہما السلام زمین پر اُتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، دنیا میں ان کی مدّتِ قیام پینتالیس 45 برس ہوگی، پھر ان کی وفات ہوجائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن کیے جائیں گے، چنانچہ قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان اُٹھیں گے۔''

خلاصہ:

قادیانیوں کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، لہٰذا قادیانیوں کا عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح سخت گندا ہے اور یہ کافر ہیں۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور قادیانی کہتے ہیں کہ نہیں اُٹھائے گئے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور قادیانی کہتے ہیں کہ نہیں اٹھائے گئے۔

اجماعِ امت کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور قادیانی کہتے ہیں کہ نہیں اٹھائے گئے۔

لہٰذا اب آپ قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ کریں کہ جو نہ قرآن مجید کو مانتے ہیں، نہ احادیث کو اور نہ اجماعِ امّت کو تو یہ کافر نہیں تو پھر کیا ہیں۔

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

قادیانیوں کو غیر مسلم کہنے کی وجوہات

پہلی وجہ:

مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس وجہ سے اسے کافر کہا جاتا ہے۔

دوسری وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کی ولادت کا انکار کرنا۔

تیسری وجہ:

عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کرنا۔

چوتھی وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی شان میں ناقابلِ بیان گستاخیاں۔

پانچویں وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر انبیاء کی اہانت خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی و گستاخی۔

چھٹی وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار۔

ساتویں وجہ:

اسلامی فریضہ جہاد سے انکار۔

آٹھویں وجہ:

مرزا کو نہ ماننے والوں کو کافر کہنا۔

خلاصہ:

مذکورہ آٹھ باتوں میں سے ایک بھی اگر کسی کے اندر پائی گئی تو وہ کافر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر یہ تمام وجوہات موجود ہیں۔

اب کیا خیال ہے قادیانیوں کے بارے میں!

یہ کافر تھے! کافر ہیں! کافر رہیں گے!

مرزا کے چند کفریہ دعوے

دعویٰ نمبر: 1

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں آدم، مریم، اور احمد ہوں۔ یعنی آدم علیہ السلام، مریم علیہا السلام اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (بحوالہ براہین احمدیہ، حصّہ چہارم، صفحہ نمبر: 497)

دعویٰ نمبر: 2

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں خود خدا ہوں۔ (نعوذ باللہ) یعنی خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ (بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر: 152، ایڈیشن چہارم 2004ء)

دعویٰ نمبر: 3

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ (بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر: 325، ایڈیشن چہارم 2004ء)

دعویٰ نمبر:4

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ خدا نے میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔(بحوالہ اربعین 4،صفحہ:15)

دعویٰ نمبر:5

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میرا نام میکا ئیل ہے۔(بحوالہ اربعین 3،صفحہ نمبر:25)

دعویٰ نمبر:6

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں خاتم الاولیاء ہوں،میرے بعد کوئی ولی نہیں۔(بحوالہ خطبہ الہامیہ،صفحہ:35،مندرجہ روحانی خزائن،جلد:16،صفحہ:70)

دعویٰ نمبر:7

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔(بحوالہ ''ایک غلطی کا ازالہ''صفحہ:5)

دعویٰ نمبر:8

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ لکھتے ہیں کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو،اس سے بہتر مرزا غلام احمد ہے۔(بحوالہ دافع البلاء،صفحہ نمبر:20،مندرجہ روحانی خزائن،جلد نمبر:18،صفحہ نمبر:240)

دعویٰ نمبر:9

ایک جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔(بحوالہ اعجازِ احمدیہ،ضمیمہ نزول المسیح،صفحہ نمبر:71،مندرجہ روحانی خزائن،جلد:19،صفحہ نمبر:183)

سبق نمبر:5

قادیانیوں کی پہچان

مسلمانوں کے درمیان چھپے ہوئے قادیانی غیر مسلم کی پہچان کیسے کریں؟

یاد رکھئے!1974ء کی آئینی ترمیم اور بعدازاں 1980ء اور 1984ء کے امتناعِ قادیانیت قانون ایکٹ کی شق میں C298 B298 A298 کے تحت قادیانی نہ صرف کافر ہیں، بلکہ دھوکہ کر کے اگر شعائرِ اسلام کا استعمال کریں تو تین سال کی قید کی سزا قانون میں موجود ہے۔

یہاں کچھ ایسی نشانیاں بیان کریں گے جو اکثر قادیانی اختیار کرتے ہیں۔

نمبر:1

مسلمانوں سے گپ شپ کے بہانے اکثر مذہبی اُمور کی بحث کرتے رہتے ہیں۔

نمبر:2

اپنی قادیانی شناخت کیے بغیر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اپنا عقیدہ بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ سے مسلمانوں کو اپنے عقیدے پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

نمبر:3

ہمارے علماء سے لوگوں کو یعنی مسلمانوں کو متنفّر کرنے کی مضبوط کوشش کرتے ہیں۔

نمبر:4

قادیانی چاندی کی خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے ہیں، جس پر قرآن مجید کی یہ آیت لکھی ہوئی ہوتی ہے:

”اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ۔“

یہ انگوٹھی مرزا پہنتا تھا، اس کی سنت کے طور پر یہ پہنتے ہیں۔

نمبر:5

صرف ان کے خلیفہ کی مکمل داڑھی ہوتی ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی خاطر، بقایا ان کی عوام کلین شیو، فرنچ کٹ کرتے ہیں۔

نمبر:6

قادیانی کبھی بھی مسلمانوں کی طرح گول ٹوپی نہیں پہنتے ہیں، ان کی اپنی ایک مخصوص ٹوپی ہوتی ہے یا سندھی ٹوپی یا جناح کیپ استعمال کرتے ہیں، پگڑی کی اجازت صرف ان کے خلیفہ کو ہوتی ہے، باقی کسی کو اجازت نہیں ہے، نہ گول ٹوپی پہنتے ہیں اور نہ پگڑی، یہ صرف خلیفہ استعمال کر سکتے ہیں۔

قادیانی عورتوں کی پہچان

مسلمان عورتوں کی ضد میں قادیانی عورتیں عمومی طور پر ٹائیٹ برقع پہنتی ہیں، جس کی کمر پر اکثر بیلٹ بھی لگا ہوتا ہے، تاکہ برقع فٹ ہو۔ اکثر ان کے نقاب ناک کے نیچے ہونٹوں کے اوپر ہوتا ہے، سوائے لب ورخسار کے سب نظر آتا ہے۔

مسلمان مردوں کو لُبھانے کے لیے یہ حربے استعمال کرتی ہیں۔

قادیانیوں کا ٹی وی چینل

قادیانیوں کا ٹی وی چینل MTA (یعنی مسلم ٹی وی احمدیہ) کے نام سے چوبیس

24 گھنٹے نشر ہوتا ہے، جس پر اپنے کافرانہ عقیدے کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے ہیں۔

قادیانیوں کی سب سے عام نشانی:

قادیانیوں کی سب سے عام نشانی یہ ہے کہ اپنے نام کے شروع میں ''محمد'' نہیں لگاتے اور نہ خالص اسلامی نام رکھتے ہیں، جیسے: عبداللہ، عبدالرحمٰن، وغیرہ۔

اکثر اپنے نام کے آخر میں ''احمد'' لگاتے ہیں۔

قادیانیوں کی مصنوعات:

چند باتیں ہر مسلمان کے لیے ضروری ہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں، کافر ہیں اور قادیانیوں کی مصنوعات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مصنوعات یہ ہیں!

نمبر:1 شیزان جوس، کیچپ، اچار، چٹنی، ثمر قند، شربت، وغیرہ اور شیزان کی تمام پراڈکٹس۔

نمبر:2 شیزان ریسٹورنٹ اینڈ بیکرز

نمبر:3 ذائقہ گھی، ذائقہ کوکنگ آئل	نمبر:4 کنگ بناسپتی
نمبر:5 Can Olive آئل	نمبر:6 پنجاب آئل ملز
نمبر:7 یونیورسل سٹیبلائزر	نمبر:8 وٹیکس "Voltax" سٹیبلائزر
نمبر:9 شاہنواز ٹیکسٹائل ملز	نمبر:10 ماسٹر ٹیکسٹائل ملز
نمبر:11 ماسٹر بلیڈ	نمبر:12 سنگم دودھ
نمبر:13 سپیڈ انرجی ڈرنک	نمبر:14 شاہ تاج شوگر ملز
نمبر:15 بیٹا پائپ	نمبر:16 شان آٹا
نمبر:17 OCS کوریئر سروس	نمبر:18 رحمان کون مہندی
نمبر:19 راجہ سوپ	نمبر:20 ٹربو پلاسٹک
نمبر:21 سلور سپون ریسٹورنٹ (تمام برانچز)	نمبر:22 ''MTA'' چینل

نمبر:23 تمام قائداعظم لاء کالجز	نمبر:24 NETS کالج
نمبر: 25 پرل بناسپتی	نمبر:26 کلفٹن شوز
نمبر:27 تھرموپلاسٹک	نمبر:28 سونی سائیکل انڈسٹریز
نمبر:29 کمبائنڈ ٹیکسٹائل	نمبر:30 رومی ٹریولز

قادیانیوں کی ادویات

نمبر:1 F.B ہومیو کمپنی

نمبر:2 LEXO ہومیو کمپنی

نمبر:3 کیوریٹو Curative ہومیو کمپنی

نمبر:4 وارسن WARSON ہومیو کمپنی

نمبر:5 خورشید یونانی دواخانہ

نمبر:6 مطب حمید

نوٹ: ان مصنوعات کی آمدنی سے مرزائی قیادت کے اخراجات پورے کرنے کے بعد باقی ماندہ رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔

بحیثیت مسلمان قادیانی کو کافر کہنا میرا مذہبی حق ہے

جبکہ

بحیثیت پاکستانی قادیانی کو کافر کہنا میرا آئینی حق ہے

اور یہ دونوں حق مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا

قادیانیوں کا اصلی چہرہ ان کی تحریفات کے آئینہ میں

سادہ لوح مسلمان بھائیوں کو قادیانیوں کے دجل وفریب سے بچانے کے لیے ذیل میں قادیانیوں کے چند عقائد ذکر کیے جاتے ہیں، تا کہ ہر مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے عقائد میں زمین اور آسمان کا فرق ہے اور وہ قادیانیوں کے دجل وفریب سے محفوظ و مامون ہو جائے۔

عقیدہ نمبر:1

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رحمۃٌ للعالمین مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(بحوالہ تذکرہ،صفحہ:83)

عقیدہ نمبر:2

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ چودھویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(بحوالہ تذکرہ،صفحہ نمبر:360)

عقیدہ نمبر:3

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آسمان اور زمین اور تمام کائنات کو صرف مرزا غلام احمد کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔قادیانی ''لو لاك لما خلقت الأفلاك'' کو مرزا غلام احمد کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ یہ اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔(بحوالہ حقیقت الوحی،صفحہ نمبر:99)

عقیدہ نمبر:4

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کا آسمانی تخت تمام نبیوں سے اونچا ہے۔(بحوالہ حقیقۃ الوحی،صفحہ نمبر:89)

عقیدہ نمبر:5

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی فتح مبین نصیب ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بڑی فتح مبین نصیب ہوئی۔(بحوالہ خطبہ الہامیہ، صفحہ نمبر:193)

عقیدہ نمبر:6

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار (3,000) تھے اور مرزا غلام احمد کے معجزات تین لاکھ (3,00,000) سے بھی زیادہ ہیں۔(بحوالہ تحفہ گولڑویہ، صفحہ نمبر:63)

عقیدہ نمبر:7

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک نبی سے مرزا غلام احمد پر ایمان لانے اور اس کی بیعت اور نصرت کرنے کا عہد لیا تھا۔(بحوالہ قادیانی مذہب، صفحہ نمبر:342)

عقیدہ نمبر:8

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بمنزلہ خدا کی اولاد کے ہیں۔ (بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر:412)

عقیدہ نمبر:9

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد خدا کی توحید و تفسیر ہے۔(بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر:281)

عقیدہ نمبر:10

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد خدا کی روح ہے۔(بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر:741)

عقیدہ نمبر:11

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد ''کُنۡ فَیَکُوۡنُ'' کا مالک ہے۔(بحوالہ تذکرہ، صفحہ نمبر:525)

عقیدہ نمبر:12

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ بالا صفات کے ساتھ نہیں مانتا وہ شقی اَزَلی بدبخت ہے جو دوزخ بھرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔(بحوالہ براہینِ احمدیہ، حصّہ پنجم، صفحہ نمبر:82،83)

مسلم نوجوانو! قادیانی دیمک کی طرح مسلم معاشرے میں گھسے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے ایمان لوٹ رہے ہیں، جبکہ قادیانی شرعی اور آئینی ہر لحاظ سے کافر و مرتد ہیں۔مسلمانوں کے ایمان کو ان مرتدین سے بچانا ایک شرعی فریضہ ہے، جس کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، چنانچہ عقیدہ ختمِ نبوت کی حفاظت اور قادیانیوں کے تعاقب کا فریضہ بحسن وخوبی ادا کرنے کے لیے یہ رسالہ لکھا گیا ہے، اس سے خود بھی مستفیض ہوں اور دوسروں کو بھی پہنچانے کی پوری کوشش کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیں، تاکہ قیامت کے دن ہمارا شمار بھی ختمِ نبوت کے لیے کام کرنے والوں میں ہو۔

عظیم الشان فرمان مبارک

عظیم محدث واستاذ دارالعلوم دیوبند

حضرت اقدس علامہ انور شاہ کشمیری (نور اللہ مرقدہٗ)

علامہ انور شاہ کشمیری (نور اللہ مرقدہٗ) اپنے حلقۂ علمی میں فرمایا کرتے تھے کہ:

''یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حدیث کی خدمت بھی اللہ کی دین ہے، قرآن کی خدمت بھی بہت اہم خدمت ہے، تفسیر، فقہ کی خدمت بھی بڑی سعادت ہے، تبلیغ بھی بہت اہم کام ہے، لیکن ختمِ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ ہے، باقی چیزیں اقوال کا تحفظ، اعمال کا تحفظ، افعال کا تحفظ، سیرت وصورت کا تحفظ، کردار، ہدایت وغیرہ کا تحفظ ہیں، لیکن ذات کا تحفظ ان سب سے اولیٰ اور افضل ہے۔

حضرت فرماتے تھے: جس شخص نے بھی ختم نبوت کے عقیدے کے لیے ایک گھنٹہ بھی کام کیا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔''

﴿ بروایت مولانا مہاجر مکی حجازی (مدرسِ حرمِ مکی) ﴾

(ہفت روزہ ضربِ مومن، ص:5، تاریخ:8/نومبر 2007ء)